رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

علام احمد قادیانی

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ | مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۳ھ | نمبر ۴۳

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خط

انگلستان میں احمدیت کی شہرت

اخراجات سلسلہ کی بہم رسانی کی ہدایت

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں الحمد للہ خیریت ہے۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب کے بچے ظفر احمد اور داؤد احمد قدری بخار سے بیمار ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بذریعہ تار اپنے بچے کا نام حفیظ احمد تجویز فرمایا ہے (۲) حضرت خلیفہ اول رضی کے خاندان میں خیریت ہے (۳) حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ہند و دیگر بزرگان دین بخیریت ہیں (۴) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ دو روز کے لئے ایک بنچ کے کام پر گورداسپور تشریف لے گئے تھے (۵) مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل جالندہری کھاریاں بھیجے گئے ہیں۔ وہاں غیر احمدیوں کا جلسہ ہے (۶) میانی ضلع شاہ پور میں غیر احمدیوں سے ۱۸، ۱۹ اکتوبر کو تحریری مباحثہ قرار پایا ہے۔ شرائط طے ہو چکے ہیں۔ ہماری طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مناظر ہونگے۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ جناب مولوی اسمٰعیل صاحب فاضل اور مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری ہونگے (۷) خوشاب میں بھی غالباً م

۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء

مکرمی مولوی شیر علی صاحب۔ السلام علیکم

میر صاحب کی وفات کا حال معلوم کر کے بہت افسوس ہوا۔ اس سفر میں پے در پے افسوسناک خبریں ملی ہیں۔ ایک طرف بیماری۔ دوسری طرف کام۔ تیسری طرف یہ خبریں۔ اس سے طبیعت سخت کمزور ہو گئی ہے۔ آئندہ خدا تعالیٰ خیر رکھے۔

لیکچر نہایت کامیاب ہوا۔ اب انگلینڈ میں احمدیت اس قدر مشہور ہو گئی ہے۔ کہ اگر کام کو اچھی طرح جاری رکھا جائے۔ تو انشاء اللہ بہت کامیابی کی اُمید ہے۔ مگر رسالہ کی اشد ضرورت ہے چونکہ روپیہ کی تنگی ہے۔ اسلئے جلسہ گاہ اور دوسری عمارتوں کو ملتوی کر دیں۔ مگر روپیہ کی بہم رسانی کیلئے پوری کوشش کریں۔ اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ میرے نزدیک کابل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی بجائے اب اس امر پر زور دینا چاہیئے۔ کہ اس کام کو جاری رکھیں ؎

میری طبیعت بہت کمزور ہے۔ اب بخار زیادہ ہونے لگ گیا ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

حکومت کابل کا سنگدلانہ فعل اور آریہ سماج

حکومتِ کابل نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو مذہبی عقائد کے اختلاف کی بنار پر نہایت ظالمانہ طریق سے قتل کرنے کو شریعت اسلامیہ کا حکم قرار دیکر اور ہندوستان کے دو تین ضمیر فروش اور بد باطن اخبارات اور ملانوں نے اس کی حمایت میں آواز اٹھاکر اسلام کو جس قدر بدنام کیا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ ان مضامین سے لگ سکتا ہے۔ جو آریہ اخبارات نے اس واقعہ کی بنار پر لکھے اور شائع کئے ہیں۔ آریوں کے لئے اسلام کے خلاف آواز اٹھانے کا اس سے بڑھ کر اور کونسا موقع ہو سکتا تھا۔ جبکہ اسلام کے نام پر ایک بے گناہ کو قتل کر دیا گیا۔ اور ملانوں نے اس جفا کاری کو اسلام کی حقیقی تعلیم قرار دینے میں اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ کاش! اسلام کے نادان دوست اپنے ان افعال پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ انکے ناپاک وجود اور گندی زبانیں مخالفین اسلام کو انکے متعلق کس طرح نفرت اور حقارت کا اظہار کرنے کی دعوت دے رہی ہیں۔

سکرٹری صاحب آریہ سماج دہلی کی طرف سے "الفضل" کو حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

دہلی - ۱۳ر اکتوبر۔ "آریہ سماج دہلی کے عام جلسہ میں جو ۱۲ر اکتوبر کو چاوڑی بازار میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل ریزولیوشن لالہ دیش بندھو نے پیش کیا۔ اور پروفیسر اندر نے اس کی تائید کی۔ کہ آریہ سماج دہلی کا یہ جلسہ حکومت افغانستان کی منظوری سے وہاں کی رعایا کے مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو سنگسار کرکے مار دینے کے فعل کو مذہبی آزادی کے اصول کے خلاف سمجھتا۔ اور اسے قابل ملامت قرار دیتا ہے۔

نیز یہ جلسہ جماعت احمدیہ سے اس غم اور تکلیف میں ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ جلسہ حکومت افغانستان کی توجہ اس طرف مبذول کرتا ہے۔ کہ وہ تنگ اور محدود مذہبی پالیسی کو خیرباد کہے۔ اور ملک کو پوری مذہبی آزادی دیکر اپنی دوراندیشی کا ثبوت پیش کرے۔

اس جلسہ کو افسوس ہے۔ کہ جمعیۃ العلمار ہند۔ دیوبندی پارٹی اور لاہور کی انجمن اسلامیہ نے افغانستان کی حکومت اور رعایا کے اس ظلم کی تائید کی ہے۔

دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ یہ طے پایا کہ اس ریزولیوشن کی ایک ایک نقل افغان گورنمنٹ جمعیۃ العلمار ہند اور اخبارات کو بھیجی جائے۔"

(الفضل) آریہ سماج دہلی کی اس ہمدردی کا جو اس نے انسانیت کی بنار پر ظاہر کی ہے شکریہ ادا کرتے ہوئے ہم کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کو اس قسم کے ظالمانہ فعل سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ محض ان ملانوں کی نفسانی باتیں ہیں۔ جو اسلام کی حقیقت سے محروم ہو چکے۔ اور صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ اسلام نہایت صفائی کے ساتھ مذہبی آزادی کی تلقین کرتا اور محض مذہبی اختلاف کی بنار پر کسی قسم کا جبر روا نہیں رکھتا۔

خواجہ حسن نظامی کی غلط بیانی

"شہید نعمت اللہ کی سنگساری بدعی سلطنت گواہ چست"

"دربار کابل کے وحشیانہ حکم پر خواجہ حسن نظامی کی گپ"

خواجہ حسن نظامی صاحب نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کی شہادت کے متعلق اخبارات میں ایک اعلان شائع کرایا ہے جو اخبار کیسری (۱۲ر اکتوبر) میں مندرجہ بالا دو سرخیوں کے ماتحت حسب ذیل الفاظ میں شائع ہوا ہے:-

"مجھ کو افغانستان کے معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ جس قادیانی کو سنگسار کیا گیا ہے۔ وہ عبدالکریم باغی کے اشارہ سے رعایا کو یہ کہکر باغی کرتا تھا کہ امیر صاحب اور سب دربار قادیانی ہو گیا ہے۔ اس واسطے اس کو شہرت کے عام طریقہ سے ہلاک کیا گیا۔ تاکہ ہزاروں آدمی بغاوت کی ہلاکت سے محفوظ رہیں۔ دربار کابل نے کسی مصلحت سے اس اندرونی وجہ کا اعلان مناسب نہ جانا۔

میں نے اس کی اطلاع ایسوسی ایٹڈ پریس کو ہفتہ بھر پہلے دے دی تھی۔ مگر اس نے معلوم نہیں کس مصلحت سے اس کو شائع نہیں کیا۔"

عدالت عالیہ افغانستان کا فیصلہ خود افغانستان کے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ جسمیں یہ صاف طور پر درج ہے۔ کہ نعمت اللہ خان کو بوجہ احمدی ہونے کے سنگسار کیا گیا۔ اب اس کے متعلق خواہ لاکھ تاویلیں کی جائیں۔ لیکن سچائی پر پردہ پڑ نہیں سکتا۔ نعمت اللہ خان نے شہید ہو کر اپنے مذہب کو چار چاند لگا دئے۔ لیکن حکومت افغانستان نے اسے سنگسار کرکے ہمیشہ کے لئے اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگوا لیا۔"

اخبار کیسری نے اس اعلان پر جو اظہار رائے کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ صاحب کی بیہودہ سرائی کو کس نظر سے دیکھا گیا ہے۔ ہم اس کے متعلق صرف اتنا ہی دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس امر کا کیا ثبوت ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو جو افغانستان کے معتبر ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے۔ اور کیوں نہ سمجھا جائے۔ کہ یہ ان کے دماغ کی اختراع ہے۔ مہربانی کرکے وہ اپنے معتبر ذرائع کا نام تو لیں۔ تا معلوم ہو سکے کہ حقیقت کیا ہے۔

خواجہ صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کی پردہ پوشیوں سے کابل کے ظلم میں کمی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ جس بنار پر کابل نے سنگسار کرنے کے ناپاک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کا بودا پن ثابت ہو گیا ہے۔ اور کابل کے نادان دوست اس کی بجائے اب پھر "سیاسی جرم" قتل کی وجہ قرار دینا چاہتے ہیں۔

مُرتدین کا اسلام قبول

ضلع فرخ آباد میں صرف دو گاؤں علاول پور اور جے سنگھا پور میں چند لوگ مُرتد ہوئے تھے۔ جن کو لالچ یا فریب سے اشدھ کر لیا گیا تھا۔ علاول پور کے متعلق ہم بتا چکے ہیں۔ کہ وہاں اب صرف ایک گھر اشدھ رہ گیا ہے۔ باقی لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ آج ہم مسلمانوں کو ایک اور خوشخبری سناتے ہیں۔ وہ یہ کہ موضع جے سنگھا پور میں ۵ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو چھ مرتدین نے اشدھی کو نفرت و حقارت سے ٹھکراتے ہوئے اسلام قبول کیا۔ آریوں نے اس موقع پر بھی ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اب اس گاؤں میں صرف دو گھر مرتد رہ گئے ہیں۔ انشاراللہ وہ بھی عنقریب اسلام میں داخل ہو جاوینگے۔ ان مرتدین کے دوبارہ اسلام قبول کرنے کی وجہ زیادہ تر ان کے مسلم رشتہ دار ہیں۔ جنھوں نے ان کو ہر پہلو سے سمجھایا۔ اس کے علاوہ ہندو ٹھاکروں نے بھی شدھی شدہ کو مُنہ نہیں لگایا۔ کھان پان اور روٹی بیٹی کا بیوپار نہیں کیا۔ ان مرتدین کے اسلام قبول کرنے کی خوشی میں محفل میلاد بھی منعقد کی گئی جس میں چند مسلم رؤسا بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے اسلام کی حقانیت اور آریہ مذہب کی بطالت پر لیکچر دیا۔ ہمیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ ایک غیر احمدی مولوی نے ایسے خوش کن موقع پر بھی اختلافی مسائل کی رام کہانی چھیڑ دی۔ مگر شکر ہے کہ پبلک سمجھدار تھی۔ اسلئے چند معززین نے مولوی صاحب کو ڈانٹ کر خاموش کر دیا۔ اور عام پبلک نے بھی مولوی صاحب کی اس حرکت پر بہت بُرا منایا۔ کاش کہ مولوی صاحبان اسلام کی حالت پر رحم کریں۔ فقط

محمد شفیع اسلم امیر احمدیہ مجاہدین۔ ضلع فرخ آباد

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

یوم شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

پیغام آسمانی

لیکچر حضرت خلیفۃ المسیح جو ۱۲ ستمبر ۱۹۲۴ء کو آپ نے بمقام پورٹسمتھ پونے سات بجے شام دیا

(مرسلہ شیخ یعقوب علی صاحب)

جناب صدر جلسہ! بہنو اور بھائیو! السلام علیکم

"میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائیگا۔ مگر جو کفر روح کے حق میں ہو وہ معاف نہ کیا جائے گا۔ اور جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہیگا۔ وہ اسے معاف نہ کی جائیگی۔ نہ اس عالم میں نہ آنیوالے میں"

(متی کی انجیل باب ۱۲ آیت ۳۱ و ۳۲)

ان الفاظ میں خدا تعالیٰ کے ایک مقدس نبی نے ان لوگوں کو جو ایک آسمانی پیغام کا انکار کر رہے تھے۔ آج سے انیس سو سال پہلے مخاطب کیا تھا۔ اور ان الفاظ کا زور اور طاقت آج بھی ویسا ہی قائم ہے۔

رُوح القدس کیا ہے؟

ان تمام روایات کو اگر الگ کر دیا جائے۔ جو قوت واہمہ نے روح القدس کے لفظ کے گرد جمع کر دی ہیں تو روح القدس وہ فرشتہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا پیغام مسیح علیہ السلام کے پاس لایا تھا۔ اور حضرت مسیح کے مذکورہ بالا الفاظ سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ ہر قسم کا گناہ اور کفر انسان کو بخش دیا جائیگا۔ مگر وہ گناہ اور کفر جو خدا کے کلام کے خلاف ہو گا۔ وہ نہیں بخشا جائیگا۔ ابن آدم یعنی مسیح کی ذات کے خلاف اگر کوئی شخص کہے گا۔ تو اس کی معافی کی امید ہے مگر جو شخص اس پیغام کے خلاف کچھ کہے گا۔ جو ابن آدم لایا ہے۔ وہ اس دنیا میں سزا پائے گا۔ اور اگلے جہاں میں بھی

خدا کے کلام کی خلاف ورزی کا نتیجہ

یہ فقرے ایک زبردست صداقت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ایسی صداقت جس کے اندر ایک شائبہ بھی غلطی کا نہیں۔ اگر ذرا بھی غور کر کے دیکھا جائے۔ تو عقل اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوتی ہے۔ کہ اگر کوئی خدا ہے۔ اور اگر وہ دنیا کی اصلاح کے لئے پیغام بھیجتا ہے۔ اور اگر اس کا پیغام واقعی دنیا کے فائدہ کی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ نہ کہ بے معنی اور بے فائدہ باتوں پر۔ تو جو شخص اس کلام کا انکار کرے۔ یا اس کی طرف سے منہ پھیرے۔ ضرور اسے اپنے عمل کا خمیازہ بھگتنا چاہیئے۔ ہم کسی شخص کو کسی جگہ کی راہ بتا دیں۔ اور وہ باوجود ہماری ہدایت سے بے پرواہی کرنے کے بے تکلف اور بے تکلیف منزل مقصود پر پہنچ جائے۔ تو یقیناً ہماری ہدایات کی غلطی ثابت ہو گی۔ اگر ہماری ہدایات درست ہوتیں۔ تو وہ شخص کبھی بغیر ٹھوکریں کھانے کے اور اپنی اصلاح کرنے کے منزل مقصود پر نہ پہنچ سکتا۔ اسی طرح اگر خدا کا کلام بھی سچی ہدایت پر مشتمل ہوتا ہے۔ تو یقیناً اس کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں انسان کو دکھ پہنچنا چاہیئے۔ نہ اس لئے۔ کہ خدا ایک کینہ رکھنے والی ہستی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خلاف کرنے والے نے اس راستہ پر قدم مارا۔ جو تکلیفوں اور دکھوں کا راستہ تھا۔ خدا کا کلام اس لئے دنیا میں نہیں آتا۔ کہ تا وہ اس کے ذریعہ لوگوں کا امتحان لے۔ بلکہ اس لئے آتا ہے۔ کہ تا وہ لوگوں کو اس راستہ کی خبر دے۔ جو منزل مقصود تک پہنچنے کا صحیح راستہ ہے۔

پیغام آسمانی کی اہمیت

میری غرض اس تمام تمہید سے یہ ہے کہ پیغام آسمانی کوئی معمولی بات نہیں۔ کہ انسان اس کی طرف سے منہ پھیرلے۔ اور کچھ ضرر نہ پائے۔ بلکہ وہ ایک طبعی قانون کی طرح ایک روحانی قانون ہے۔ جس کی خلاف ورزی روحانی صحت سے انسان کو محروم کر دیتی ہے۔ جس طرح زہر کھا کر کوئی شخص اس کے اثر سے بچ نہیں سکتا۔ اسی طرح خدا کے کلام کا انکار کر کے بھی انسانی رُوح اس کے بد اثرات سے بچ نہیں سکتی۔ اسکے مطابق عمل کرنا خدا پر احسان نہیں۔ بلکہ اپنی جان پر احسان ہے اور اسکی خلاف ورزی سے خدا تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ اسمیں ہمارا اپنا نقصان ہے۔

پیغام آسمانی کی ضرورت

پیغام آسمانی کی اہمیت کے بتلانے کے بعد مَیں آپ لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرے۔ اور تقدس اور کمال پیدا کرے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو پیغام ملتے رہیں۔ جو اس کی توجہ کو قائم رکھیں۔ اور اس کی دلچسپی کو باطل نہ ہونے دیں یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ خدا تعالیٰ جس کی نسبت ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ منبع علم و حکمت ہے۔ وہ انسان کو ایک خاص غرض کے لئے پیدا کر کے پھر اس کو چھوڑ دیگا۔ کہ اب جو چاہے۔ وہ کرتا پھرے۔ اور اس طرح اپنے کام کو خود باطل کر دیگا۔ پھر یہ بھی اسی نتیجہ کی تصدیق کرتا ہے کہ کوئی ملک کوئی قوم ہمیں ایسی نظر نہیں آتی۔ جس میں الہام الٰہی کا خیال کسی نہ کسی وقت نہ پایا جاتا ہو۔ اور جسمیں ایسے لوگوں کا پتہ نہ لگتا ہو۔ جو الہام کے مدعی تھے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ سب کے سب جھوٹے تھے۔ یا سب کے سب اعصابی مرضوں کے شکار تھے۔ کیونکہ دنیا کے اخلاق اور اس کے تمدن کا نقطہ مرکزی یہی لوگ نظر آتے ہیں۔ اور انکو الگ کر کے دنیا بالکل خالی نظر آتی ہے قرآن کریم اس مضمون کے متعلق فرماتا ہے:- وان من امّۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کوئی قوم نہیں۔ جس میں نبی نہ گذرا ہو۔ اور یہی امر صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے۔ وہ خدا جس نے انسان کو ایسی طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ جو اسے ترقیات کے بلند مقامات تک لے جا سکتی ہیں۔ اس کو ایسی قوتوں کے ساتھ پیدا کر کے یونہی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اور وہ خدا جس کی نظر میں سب بنی نوع انسان ایک ہیں۔ اور وہ سب سے یکساں محبت کرتا ہے۔ باقی سب اقوام کو چھوڑ کر ایک قوم کو اپنی وحی سے مخصوص نہیں کر سکتا تھا۔ اور نہ باقی سب زمانوں کو چھوڑ کر ایک زمانہ کو چن سکتا تھا۔ پس اگر ہم ایک حکیم خدا پر ایمان لائینگے۔ تو ساتھ ہی ہم کو یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ وہ ہر ایک زمانہ میں اپنا پیغام دنیا کی طرف بھیجتا ہے۔ ورنہ ہم اپنے ایمان میں متضاد باتوں کو جمع کرنیوالے بنیں گے ۔

موجودہ زمانہ میں پیغام آسمانی کی ضرورت

جب ہم اس نتیجہ پر پہونچ جاویں۔ کہ خدا تعالےٰ کا کلام جب کبھی اس کی ضرورت ہو نازل ہونا چاہیئے۔ تو گویا ہم خدا کے پیغام کو قبول کرنے کے مقام کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہیں۔ اور اپنے دل کی ایک کھڑکی کو کھول دیتے ہیں۔ مگر ابھی ہمارے لئے ایک قدم اٹھانا اور باقی ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کیا ہمارے زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی پیغام آنے کی ضرورت ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کو پورا بھی کیا ہو۔ اے بہنو! اور بھائیو!! غور کر کے دیکھو۔ کہ خدا کے کلام اور اس کے پیغام کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ کیا یہی نہیں۔ کہ لوگوں کو اس کی ذات کی نسبت کامل یقین ہو۔ اور وہ اس کی کامل محبت اور اس کے کامل عرفان کے ذریعہ سے اپنے نفس کی اصلاح کرنے پر قادر ہوں۔ اور ایسی طاقتیں حاصل کریں۔ جن کے ذریعہ سے اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی خدا تعالےٰ کے وصال کو پائیں۔ جو انسانی پیدائش کی اصل غرض ہے۔ پھر غور کرو۔ کہ کیا یہ باتیں دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ کیا اس زمانہ کے لوگ فی الواقع خدا تعالےٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں اس کی ویسی ہی محبت ہے۔ جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ اور وہ اس کے احکام کو اپنے اعمال پر اسی طرح حاکم بناتے ہیں۔ جس طرح کہ ان کو حاکم بنانا چاہیئے۔ اور کیا فی الواقع ان کو وہ روحانی طاقتیں حاصل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان کے واصل باللہ ہونے کا علم ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں میں سے ہر ایک نے کم سے کم بائیبل پڑھی ہو گی۔ یا اس کے بعض حصوں کو دیکھا ہو گا۔ آپ لوگ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جن کا بائیبل میں ذکر ہے کیا آج بھی پائے جاتے ہیں۔ کیا آج بھی اللہ تعالےٰ ان کے لئے اس قسم کے نشانات دکھاتا ہے۔ اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ بلکہ دنیا خدا تعالےٰ پر ایمان سے خالی ہے۔ دہریت کا زور ہے۔ بجائے خدا تعالےٰ سے محبت ہونے کے روپیہ اور مال اور عزت سے محبت ہے۔ بجائے بنی نوع انسان کی ہمدردی کرنے کے لوگ ایک دوسرے کا حق مارنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ خدا تعالےٰ کسی کے ہاتھ پر نشان دکھائے۔ خدا تعالےٰ کا اپنا وجود ہی مخفی ہو رہا ہے۔ صرف اور صرف جسمانی لذتوں کے حصول کی فکر میں لوگ مشغول ہیں۔ اور مذہب کے احکام کو تو ظاہری شکل کہکر ٹال رہے ہیں۔ لیکن کالر اور نکٹائی اور بوٹ اور لباس کی اور بہت سی اقسام اور کھانے کے طریق وغیرہ کے متعلق اپنے خود ساختہ قوانین کی اس قدر پابندی کر رہے ہیں۔ کہ گویا انسانی حیات کا واحد مقصد یہی کام ہیں۔ ذرہ سے غور سے بھی انسان معلوم کر سکتا ہے۔ کہ آسمانی احکام کو ظاہری شکل اور قشر کہنے سے ان کی یہ غرض نہیں ہے۔ کہ ظاہری شکل اور قشر کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے۔ کہ خدا کے احکام کو منسوخ کر کے وہ خود قواعد بنانا چاہتے ہیں۔ یہ انکار واقعیت قانون کا نہیں۔ بلکہ خود قانون بنانے والے کے حق کا ہے۔

اب میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ان حالات میں اسباب کی ضرورت ہے۔ یا نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک تازہ پیغام بندوں کو آئے۔ تاکہ وہ محسوس کریں کہ ان کا خدا زندہ خدا ہے۔ اور طاقتور خدا ہے۔ اور یہ نہیں کہ دیر تک کام کر کے تھک گیا ہے۔ اور جنت کے کسی گوشہ میں سو رہا ہے:۔

موجودہ زمانہ کا پیغامبر

ضرورت پیغام کو ثابت کرنے کے بعد میں اصل مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔ اور آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کو چھوڑا نہیں۔ اور وہ ان کی ضروریات کو بھولا نہیں۔ بلکہ اس نے اسی طرح اپنے ایک برگزیدہ کے ذریعہ سے دنیا کی ہدایت کے لئے پیغام بھیجا ہے۔ جس طرح کہ اس نے نوحؑ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ داؤدؑ اور مسیحؑ کرشن رام چندر۔ بدھ کنفوشس زرتشت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت پیغام بھیجا تھا اس پیغامبر کا نام احمد تھا۔ اور جو لوگ اس کے پیغام کو قبول کر کے اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح خدا کے فضل کے وارث ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ پہلے نبیوں کے ماننے والے خدا کے فضلوں کے وارث ہوتے رہے ہیں۔ میں اس پیغامبر کا ماننے والا اور اس کا خلیفہ ثانی ہوں۔ اور اس محبت کی وجہ سے جو اس پیغمبر نے ہمارے دلوں میں بنی نوع انسان کے متعلق بھر دی ہے۔ آپ لوگوں کو اس کا پیغام سنانے آیا ہوں:۔

موجودہ زمانہ میں خدا کا پیغام

وہ پیغام کیا ہے۔ میں اس کو حضرت مسیح موعود کے الفاظ ہی میں بیان کر دیتا ہوں۔

"اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے۔ اور بولتا بھی ہے اس کے تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہو گی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں"۔

(الوصیت صفحہ ۱۰)

۲۔ "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہو گا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا۔ جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے۔ اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے"۔

(الوصیت صفحہ ۹۔۸)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) سمجھ لو کہ تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ تمہیں اپنے مدعا کے حصول کے لئے ان ذرائع سے منع نہیں کیا جاتا۔ جو خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے مہیا کئے ہیں۔ مگر وہ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ اور محض مادی اشیاء پر اعتماد کرتا ہے۔ وہ اس خدا کے ساتھ اور کو شریک ٹھہراتا ہے جس پر ہمارا کلی بھروسہ ہونا چاہیئے:۔

(یہ اصل حوالہ نہیں مل سکا۔ انگریزی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر):۔

(۲) "یہ خیال مت کرو۔ کہ خدا کی وحی آگے نہیں۔ بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا۔ بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا۔ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی۔ مگر وحی ختم نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے۔ جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں۔ وہ دین مردہ ہے۔ اور خدا اس کے ساتھ نہیں میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا

ہے۔ مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جبکہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا۔ جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں۔ بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے۔ کہ آسمان کے فیوض کی راہیں۔ جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی۔ وہ تم پر اس نے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۲و۲۳)

(۳) تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اسے دیکھ لیا۔ کہ دنیا کا وہی خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے۔ جس کو ہم نے دیکھا" (کشتی نوح صفحہ ۱۸و۱۹)

(۴) "دیکھو میں یہ کہکر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو۔ تا تمہیں طاقت ملے"۔ (کشتی نوح صفحہ ۷۱)

(۵) "یہ مت سمجھو۔ کہ صرف منہ سے چند الفاظ کہدینے سے تم اپنی ہستی کے مقصد کو پا لوگے۔ خدا تعالے تمہاری زندگیوں میں مکمل تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے:

(یہ بھی اصل حوالہ نہیں ملا۔ اڈیٹر)

(۶) "اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں جو اوپر سے صاف ہیں۔ مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے۔ کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۱)

(۷) "تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکوگے۔ تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے"۔

(الوصیت صفحہ ۹)

یہ وہ پیغام ہے۔ جو اس زمانہ کا پیغامبر لایا ہے۔ اور اس پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل امور ہمیں معلوم ہوتے ہیں

خدا کی کامل توحید کا اعتقاد

یہ کہ خدا تعالے ہمیں اپنی کامل توحید کی طرف بلاتا ہے۔ اس طرح نہیں۔ کہ لوگ کہیں۔ کہ وہ ایک خدا ہے۔ اس طرح تو پہلے بھی بہت سے لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ اس طرح کہ ہمارے ہر ایک کام اور خیال پر اسکی توحید کی حکومت ہو۔ ہم اپنا توکل صرف خدا تعالے پر رکھیں ہم اسباب کو استعمال کریں۔ مگر ساتھ ہی یقین رکھیں۔ کہ تمام نتائج اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہیں۔ کسی چیز کی محبت خدا تعالے کی محبت پر غالب نہ ہو۔ وطن کی نہ مال کی نہ رشتہ داروں کی نہ اپنی خواہشات اور لذتوں کی نہ کسی چیز کی نفرت خدا تعالے کی محبت کے تقاضوں پر غالب ہو۔ ہم کسی چیز کی نفرت کی وجہ سے خدا تعالے کے احکام کو نظر انداز نہ کریں۔ غرض ہمارا ہر ایک کام خدا تعالے کے لئے ہو جائے۔ اور اس کے سوا ہمارا اور کوئی مقصد نہ ہو۔ یہی وہ توحید ہے۔ جو خدا تعالے ہم سے چاہتا ہے۔ اور یہی وہ توحید ہے۔ جو دنیا کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ صرف پتھروں کے بتوں سے ہمیں نجات نہیں دلاتی بلکہ خواہشات اور نفرت کے بتوں سے بھی نجات دلاتی ہے۔ اور دنیا میں کامل امن قائم کر دیتی ہے:

نجات کا واحد ذریعہ قرآن ہے

دوسرا ضروری امر جو اس پیغام میں بیان ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ نوع انسان کی نجات کا واحد ذریعہ قرآن کریم کا بتایا ہوا قانون ہے۔ اس میں ہر ایک ضروری امر کو جو روحانیت اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ بیان کر دیا گیا ہے۔ وہی ایک تعلیم ہے۔ جس پر عمل کر کے انسان خدا کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے۔ پس دنیا کو اپنی مشکلات کے حل کرنے کے لئے اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے:

خدا کا پیغام بند نہیں

تیسرا ضروری امر جو اس پیغام میں بیان ہوا ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایک مکمل قانون کے بیان ہو جانے کے یہ معنی نہیں۔ کہ خدا کا پیغام آنا آئندہ کے لئے بند ہو جائے:

خدا کا پیغام صرف شریعت کے قانون پر مشتمل نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ وہ صرف لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کے لئے آتا ہے۔ خدا تعالے کا یہی کام نہیں۔ کہ وہ شریعت کے احکام بیان کرے۔ بلکہ وہ فرماتا ہے۔ کہ جب کبھی بھی لوگ مجھ سے دور ہو جائیں۔ ان کو اپنی طرف بلاتا ہوں۔ خدا کا اپنے بندوں سے کلام کرنا محبت کی ایک علامت ہے۔ اور وہ اپنی محبت کا دروازہ کبھی بھی بند نہیں کرتا۔ اگر انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالے کو پالے۔ اور اس کی رضا حاصل کرے۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ملنے کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ یہ کہنا کافی نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان مرنے کے بعد خدا کو مل جائے گا۔ کیونکہ اگر دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اور ایک ہی خیال ہوتا۔ تب تو یہ جواب کچھ تسلی دے بھی سکتا تھا۔ مگر دنیا میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مذاہب ہیں۔ اور سب اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ ان پر چل کر انسان خدا تعالے سے مل سکتا ہے۔ اگر خدا کے ملنے کا علم مرنے کے بعد ہوتا ہے۔ تو اس دنیا میں جو دار العمل ہے۔ انسان کے پاس سچائی دکھانے کا کونسا موقعہ رہا۔ اور آخرت میں سچائی کے معلوم ہونے کا کیا فائدہ۔ وہاں سے انسان دوبارہ تو آ نہیں سکتا۔ کہ اپنی اصلاح کرے۔ پس وہاں کا علم نفع بخش نہیں ہو سکتا۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس دنیا میں خدا تعالے کی رضا کے معلوم ہو جانے کا کوئی یقینی ذریعہ موجود ہو۔ اور وہ ذریعہ خدا تعالے کا کلام اور اس کی صفات کی جلوہ گری ہے۔ چنانچہ آپ کا دعوے تھا۔ کہ یہ باتیں اسی طرح جس طرح پہلے نبیوں کو حاصل تھیں۔ مجھے حاصل ہیں۔ اور مجھے اللہ تعالے نے اس لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ کہ دنیا کو اس یقینی ایمان کا پتہ دوں جس کے بغیر انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ اور لوگوں کے دلوں میں ایسی کامل محبت پیدا کروں۔ جس کے بغیر انسان کوئی قربانی نہیں کر سکتا:

ہر انسان رُوحانی ترقی کر سکتا ہے

چوتھی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ نبی بھی دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان ہوتا ہے۔ اس کے وجود کو ایک عام طبعی قانون سے بالا کوئی کرشمہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے سب انسانوں کو یکساں طاقتیں دی ہیں۔ اور ہر انسان کی ترقی کے لئے دروازہ کھلا رکھا ہے۔ جو بھی خدا تعالیٰ کے لئے کوشش کرے۔ اعلیٰ ترقیات کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور معرفت کے دروازے اس کے لئے کھولے جا سکتے ہیں۔ پس کسی انسان کو اپنی پوشیدہ طاقتوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو استعمال کر کے رُوحانی ترقیات کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق پیدا کرنے اور اس سے کامل یگانگت پانے کی جد و جہد میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

مذہب کا کام

پانچویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مذہب کی یہ غرض نہیں کہ وہ ہم کو دنیا سے علیحدہ کر دے۔ اور خدا تعالیٰ سے ملنے کی یہ شرط نہیں۔ کہ ہم دنیا سے قطع تعلق کر لیں۔ بلکہ مذہب کا کام یہ بتانا ہے کہ ہم کس طرح دنیا میں رہ کر پھر خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس طرح نہیں ملتا۔ کہ ہم دولت اور مال اور تعلقات کو چھوڑ دیں۔ بلکہ اس طرح ملتا ہے۔ کہ ہم ہر قسم کے حالات میں اسی سے تعلق مضبوط رکھیں۔ خواہ خوشی کا موقع ہو۔ خواہ رنج کا۔ خواہ ترقی کی حالت ہو۔ خواہ تنزل کی۔ خواہ نفع حاصل ہو۔ خواہ نقصان ہو جائے۔ ہر حالت میں ہم اسی کی طرف توجہ رکھیں۔ اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اور اسکی محبت کو بڑھائیں۔ اور اس کے حضور دعائیں کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ بہادر وہ نہیں ہوتا۔ جو لڑائی سے بھاگ جائے۔ بلکہ بہادر وہ ہے۔ جو میدان جنگ میں ثابت قدم رہے۔

نیکی اور بدی کیا ہے؟

چھٹی بات یہ نکلتی ہے۔ کہ نیکی اس کا نام نہیں کہ ہم نیک اعمال کریں۔ اور نہ بدی اس کا نام ہے کہ ہم بد اعمال کریں۔ بلکہ نیکی اور بدی دل کی نیک اور بد حالت کا نام ہے۔ اور نیک اعمال اور بد اعمال درحقیقت نیکی اور بدی کے آثار ہیں۔ ہمارا یہ کام نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم صرف علامات اور آثار کو نیکی اور بدی سمجھ لیں بلکہ ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ ہم بدی کے میلان کو مٹائیں۔ اور نیکی کا میلان پیدا کریں۔ کیونکہ قلب کی صفائی اصل صفائی ہے اور جوارح کی صفائی اس کے تابع ہے۔

گناہ زہر ہے

ساتویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی علمی یا مذہبی ترقی انسان کو عمل سے آزاد نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ کا قانون ایسا نہیں ہے کہ ہم اس سے کسی وقت بھی آزاد ہو سکیں۔ وہ طبعی قانون کی طرح سبب اور نتیجہ کے اصول پر مبنی ہے۔ اس پر عمل کئے بغیر ہم روحانی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ گناہ اس لئے گناہ نہیں کہ خدا نے اس سے منع کیا ہے۔ بلکہ خدا نے اس سے اس لئے روکا ہے۔ کہ وہ ایک روحانی زہر ہے۔ پس شریعت انسان کو گنہگار نہیں بناتی۔ بلکہ گناہ سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔ جس کو پہلے سے خبر دیدی جاوے۔ وہ پہلے سے مقابلہ کے لئے طیار ہو جاتا ہے۔ نہ کہ خبردار کئے جانے سے انسان گڑھے میں گر جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ گناہ ایک زہر کی طرح ہے۔ جس طرح زہر اس لئے روکا جاتا ہے۔ کہ وہ مضر ہے۔ اسی طرح گناہ سے روکا گیا ہے۔ زہر ڈاکٹر کے منع کرنے کی وجہ سے مہلک نہیں بنتا۔ اسی طرح گناہ خدا تعالیٰ کے منع کرنے کی وجہ سے مہلک نہیں بنتا۔

بنی نوع انسان سے ہمدردی

آٹھویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ سے ہی تعلق نہیں مضبوط کرنا چاہیئے۔ بلکہ بنی نوع انسان سے بھی اپنے تعلقات کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ اور ایسے کاموں سے بچنا چاہیئے۔ جو فساد اور جھگڑے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ جو نعمتیں اسے ملیں۔ ان سے بجائے حکومت اور غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے ان سے کمزور لوگوں کی خدمت کرے۔

خدائی پیغام

یہ وہ پیغام ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود لائے ہیں۔ اور ہر ایک شخص ادنیٰ سے غور کرنے سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ پیغام کیسا اہم اور کیسا ضروری ہے۔ یہ پیغام اُمید کا پیغام ہے۔ امن کا پیغام ہے۔ اور حکمت کا پیغام ہے۔ اگر دنیا اس پیغام کی طرف توجہ کرے۔ تو اس کی تمدنی اور روحانی دونوں حالتوں کی اصلاح ہو جائے۔ یہ پیغام انسان کی طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ مسیح موعود یہ نہیں کہتا۔ کہ میں اپنی عقل سے یہ باتیں تم کو سناتا ہوں۔ بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ میں تم کو وہ کچھ سُناتا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ میں تم کو سناؤں۔ اور خدا تعالیٰ کے پیغام سے زیادہ اہم اور کون پیغام ہو سکتا ہے۔

ہمیں کیونکر تسلی حاصل ہو سکتی ہے

اے بہنو! اور بھائیو! اگر انسان کو خدا تعالیٰ پر یقین ہو۔ تو وہ کبھی قصوں اور کہانیوں پر تسلی نہیں پا سکتا۔ ہمیں اپنی مذہبی کتابوں میں یہ پڑھ کر کہ پرانے زمانہ میں خدا تعالیٰ اس طرح بولا کرتا تھا۔ کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ اگر وہ پچھلے زمانوں میں نشان دکھایا کرتا تھا۔ اور اب وہ ایسے نشان نہیں دکھاتا۔ تو ہمیں اس سے کس طرح محبت ہو سکتی ہے اسکے تو یہ معنی ہیں۔ کہ پُرانے زمانہ کے لوگ خدا کے پیارے تھے۔ اور ہماری طرف اس کو کوئی توجہ نہیں۔ کیا یہ خیال محبت پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے یا نفرت۔ کیا ایسے خدا سے کوئی شخص تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ جو خود اپنا دروازہ ہمارے مُنہ پر بند کرتا ہے۔ ہم یہ بھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ جبکہ انسان روز بروز علمی ترقی کی طرف جا رہا ہے خدا تعالیٰ کی قوتیں باطل ہو رہی ہیں۔ کیونکہ گو ہم یہ نہیں مان سکتے۔ کہ خدا تعالیٰ کی قوتیں ترقی کر رہی ہیں۔ مگر ہم یہ بھی نہیں مان سکتے۔ کہ اس کی صفات میں ضعف پیدا ہو رہا ہے اس کا کمال اس کے غیر متبدل ہونے میں ہے۔ تبدیلی خواہ بہتری کی طرف ہو۔ خواہ تنزل کی طرف۔ نقص پر دلالت کرتی ہے اور نقص سے اسکی ذات پاک ہے۔

فطرت انسانی اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ اُسے اُوپر سے کوئی ہدایت ملنی چاہیئے۔ اور سپر چوال سوسائٹیاں جو ہزاروں کی تعداد میں دنیا میں قائم ہو چکی ہیں۔ اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ انسان اس دُنیا کے علم پر قانع نہیں۔ مگر کیا ہم یہ تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے آبار کی روحیں تو ہمیں ترقی کی طرف لے جانے کی فکر میں ہیں۔ مگر وہ ہستی جو سب روحوں کی خالق ہے۔ اور جس نے ہمیں اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ہم اس کا قرب حاصل کریں۔ ہماری ترقی کی کوئی فکر نہیں کرتی۔ اور ہمارے لئے اپنے سے ملنے کا کوئی راستہ نہیں کھولتی۔ ہرگز نہیں۔ اگر کسی کو ہماری ترقی کی فکر ہو سکتی ہے۔ اگر کسی کو ہم سے ملاقات کا خیال ہو سکتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ بے شک۔ خدا تعالیٰ سے یگانگت کے لئے شرطیں بھی چاہئیں۔ بے شک اس سے وصال کے لئے بندہ میں ایک خاص قسم کی پاکیزگی کا موجود ہونا ضروری ہے۔ بیشک اس کا دروازہ کھلنے سے پہلے ہماری طرف سے دستک ملنی چاہیئے مگر بہر حال اس کا دروازہ کھلنے کا امکان ہر وقت موجود رہنا چاہیئے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام لایا ہے۔ کہ یہ امکان موجود ہے۔ اگر تم چاہو اور میری بتائی ہوئی ہدایت کے مطابق عمل کرو۔ تو آج بھی تم میرے کلام کو اسی طرح سن سکتے ہو جس طرح کہ پہلے لوگ سن سکتے تھے۔ اور آج بھی تمہارے لئے میں اپنی طاقتوں کو اسی طرح ظاہر کر سکتا ہوں۔ جس طرح پہلے لوگوں کے لئے کیا کرتا تھا۔

خدا اور بندے میں صلح

یہ پیغام کیسا امید افزا ہے۔ کس طرح بندے اور خدا کے درمیان صلح کرانیوالا ہے۔ مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر میں اس بات کے کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس پیغام کے ذریعہ سے مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان صلح کرا دی ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ آجکل کے لوگ بھی خدا تعالیٰ سے سوتیلے بیٹے کا تعلق

199

نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ ان سے ایسی ہی محبت کرتا ہے جیسا کہ سگے بیٹے سے کی جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا دعوے

حضرت مسیح موعود کا دعویٰ معمولی دعویٰ نہیں۔ آپ کا دعویٰ ہی آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ کہنا تو آسان ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور میں ہر شخص کو خدا تک پہنچا سکتا ہوں۔ نہایت مشکل ہے۔ اول الذکر ایک ایسا دعویٰ ہے۔ کہ جس کی صحت اور عدم صحت دلیلوں سے تعلق رکھتی ہے اور دلیلوں میں بہت کچھ اُتار چڑھاؤ کئے جا سکتے ہیں۔ مگر ثانی الذکر وہ دعویٰ ہے۔ جس کا تعلق مشاہدہ سے ہے۔ اور مشاہدہ کرا دینا آسان کام نہیں۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف یہ دعویٰ کیا۔ بلکہ ہزاروں آدمیوں نے آپ کی تعلیم پر چل کر خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ لیا۔ اور اس کے کلام کو سنا۔ اور وہ آپ کے دعویٰ کی صداقت کی دلیل ہیں۔ کیا کوئی جھوٹا شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کی اتباع سے لوگ اسی طرح خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ جس طرح کہ پہلے لوگ پہنچا کرتے تھے کیا ایسے شخص کا دعویٰ تھوڑے ہی دنوں میں جھوٹا ثابت ہو کر اس کی رسوائی اور ذلت کا موجب نہیں ہو گا۔

اہل پورٹ سمتھ کے لئے بشارت

اے پورٹ سمتھ کے لوگو! میں تمہارے لئے ایک بشارت لایا ہوں۔ ایک عظیم الشان بشارت ہے یعنی خدا کا پیغام کہ اس نے تم کو چھوڑا نہیں۔ بلکہ اس کی رحمت کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں۔ ان میں داخل ہونا تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ اس کی بتائی ہوئی شریعت پر عمل کرو۔ اور اسی زندگی میں زندہ خدا کی طاقتوں کو دیکھ لو۔ سب مذاہب ادھار پر لوگوں کو خوش کرتے ہیں۔ مگر مسیح موعود جو چیز پیش کرتا ہے۔ وہ نقد ہے مرنے کے بعد نہیں۔ بلکہ اسی دنیا میں وہ خدا تعالیٰ سے یگانگت کا وعدہ دیتا ہے۔ وہ باتیں جن کو حیرت اور استعجاب سے بائبل میں پڑھتے تھے۔ آج اس کے ذریعہ سے ممکن ہو گئی ہیں تجربہ کرو اور دیکھ لو۔

خدا کی طرف سے پکارنیوالا

مسیح موعود کی زندگی تمہارے لئے ایک نمونہ ہے۔ اور قرآن شریف تمہارے لئے ایک کامل رہنما ہے۔ کیا یہ امر لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں کہ آج سے ۴۴ سال پہلے ایک شخص نے جنگل سے آواز دی کہ دیکھو۔ خدا کی طرف سے پکارنیوالے کی آواز سُنو۔ ایک منادی کی آواز کہ خدا کی رحمت کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کی بہتری کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ وہ میرے ذریعہ سے سب دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا چاہتا ہے۔ وہ دنیا کو شک اور شبہ کی زندگی سے نکال کر یقین کا پانی پلانا چاہتا ہے۔ شہروں کے لوگ ہنسے بستیوں کے لوگوں نے تیوری چڑھائی۔ حکومتوں نے اسے حقارت سے دیکھا رعایا نے اس سے تمسخر کیا۔ مگر اس کی آواز باوجود ہر قسم کی مخالفتوں کے بلند ہونی شروع ہوئی۔ وہ ایک بنسری کی آواز بلند ہوتے ہوتے ایک بگل کی آواز بن گئی۔ اور سونیوالے گھبرا گھبرا کر بیدار ہونے لگے۔ ایک نے یہاں سے ایک نے وہاں سے اس آواز کی طرف دوڑنا شروع کیا۔ اس طرح وہ منادی ایک سے دو ہوا۔ اور دو سے چار۔ حتیٰ کہ ۴۳ سال کے عرصہ میں اس کی جماعت کی تعداد ایک ملین کے قریب پہنچ گئی۔ اور پچاس ملکوں میں اس کے ماننے والے پیدا ہو گئے۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کیونکر ہوئی

یہ ترقی بے روک ٹوک نہیں ہوئی۔ لوگ پھولوں کی سیجوں پر چل کر اس تک نہیں پہنچے۔ بلکہ بہتوں کو اس کے ماننے کی وجہ سے گھر چھوڑنے پڑے۔ خاوندوں کو بیبیوں سے جدا ہونا پڑا۔ اور بیویوں کو خاوندوں سے علیحدہ ہونا پڑا۔ باپ کو بیٹوں نے الگ کر دیا۔ اور بیٹوں کو والدین نے گھر سے نکال دیا۔ ظالم حکومتوں نے اس کی طرف متوجہ ہونیوالوں کو گرفتار کیا۔ اور مجبور کیا کہ اس پر ایمان نہ لاویں۔ ورنہ انکو قتل کیا جائیگا مگر وہ پیچھے نہ ہٹے۔ اور مرتے ہیں انہوں نے وہ لذت محسوس کی جو دنیا کی اور کسی چیز میں نہیں ہے۔ وہ ہنستے ہنستے ظالموں کے سامنے سربلند کر کے کھڑے ہو گئے! اور سنگدل قاتلوں نے ان پر پتھر برسانے شروع کئے۔ ایک ایک پتھر جو ان پر گرا۔ انکو انہوں نے پھولوں کی طرح سمجھا۔ ایک ایک اینٹ جو ان پر پڑتی اسے انہوں نے شگوفہ خیال کیا۔ جس طرح دولہا دلھن کو لیکر خوشی خوشی اپنے گھر جاتا ہے۔ اسی طرح وہ مسیح موعود کی محبت کو لیکر اپنے مولا کے سامنے حاضر ہو گئے۔ اور انہوں نے یہی یقین کیا کہ نہایت عمدہ سودا ہوا۔

ان راستوں سے گذر کر جانا معمولی بات نہیں۔ مگر مسیح موعود کی آواز کچھ ایسی دلکش تھی کہ جس کے کان کھلے تھے۔ اسمیں طاقت ہی نہ رہی کہ وہ اس کا انکار کر سکے۔ اس نے دلوں کو شکوک اور شبہات سے دھو دیا۔ اور قلوب کو یقین اور ایمان سے بھر دیا۔ اور ان لوگوں کو جنھوں نے اسکی تعلیم پر چلکر خدا تعالیٰ کی شیریں آواز سن لی تھی۔ اسکی باتوں میں شبہ ہی کیا رہ سکتا تھا۔ زمین آسمان بدل جاویں تو بدل جاویں ایسے لوگوں کے دل تو نہیں بدل سکتے

خدا کی پُرلذت آواز سُننے کا تجربہ

اے بہنو! اور بھائیو! میں یہ باتیں سُنی سنائی نہیں کہتا۔ بلکہ میں نے خود مسیح موعود کے طفیل خدا تعالیٰ کی پُرلذت آواز کو سنا ہے۔ اور اس کے محبت والے کلام سے مسرور ہوا ہوں۔ اسی طرح جس طرح کہ مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے اس کلام کو سُنا تھا۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ اور میں نے خدا تعالیٰ کی زبردست قدرتوں کو دیکھا ہے۔ اس نے میری خاطر اپنے جلال کو ظاہر کیا۔ اور میری ایسے مقامات پر مدد کی۔ جہاں کوئی انسان مدد نہیں کر سکتا اور مجھے میرے دشمنوں کے حملوں سے اسوقت بچایا۔ جبکہ کوئی شخص مجھے بچا نہیں سکتا تھا۔ مجھے ایسے اُمور کے متعلق قبل از وقت خبریں دیں۔ جنکو کوئی انسان دریافت نہیں کر سکتا تھا۔ پھر اسی طرح ہوا جس طرح کہ اس نے مجھے کہا تھا۔ پس میری آنکھوں نے مسیح موعود کی صداقت کو دیکھ لیا۔ اور میرے دل نے اسکی سچائی کو محسوس کیا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک جو اس سے تعلق پیدا کریگا۔ اور اسکی محبت کو اپنے دل میں جگہ دیگا۔ یہی باتیں دیکھیگا۔ جو میں نے دیکھیں۔ بلکہ شاید اپنی محبت کے مطابق مجھ سے بھی بڑھ کر۔

خدا کے کلام کے شائق

اے لوگو! جو اپنے بیٹوں یا والدین یا خاوندوں یا بیویوں یا دوستوں کے پیغام سننے کے لئے شوق سے لپکتے ہو۔ کیا خدا تعالیٰ کے پیغام کی طرف سے منہ موڑ لو گے؟ اور کیا خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہوئے پھر بھی اُس کی بات کی طرف توجہ نہ کرو گے؟ کیا پہلے نبیوں کے تجربہ کو بھلا دو گے۔ اور ان سے بالکل فائدہ نہ اُٹھاؤ گے؟ ایسا نہ ہو کہ تمہارا نفس تم کو دھوکہ دے اور کہے کہ دیکھو اس شخص کو جو خدا کا پیغامبر بنتا ہے دیکھو اسکو جو مشرق کے غیر متمدن علاقوں کا رہنے والا ہے۔ اور جس کے پاس کوئی طاقت نہیں اور جو ایک غیر ملکی حکومت کے ماتحت رہتا تھا اسکو یہ رتبہ کہاں سے نصیب ہوا! اور اسکو خدا نے کیوں چُنا۔ یاد رکھو۔ خدا کے کام نرالے ہیں۔ اور اسکی قدرتیں عجیب وہ ہمیشہ اسی پتھر کو چُنا کرتا ہے جسے معمار رد کر کے پھینکدیا کرتے ہیں۔ اور اسی کو کونے کا پتھر بنا کر اُسے ایسی طاقت دیتا ہے کہ جس پر وہ گرتا ہے وہ بھی چکنا چور ہو جاتا ہے اور جو اس پر گرتا ہے وہ بھی چکنا چور ہو جاتا ہے۔ وہ کونسا نبی آیا جسے لوگوں نے ایسی باتیں نہیں کہیں۔ اور وہ کونسا نبی آیا جو باوجود ذلیل سمجھا جانے کے آخر کامیاب نہیں ہوا۔ پس اے بھائیو! ان باتوں کو دیکھو۔ جو وہ کہتا ہے۔ اور اس پیغام کی طرف کان دھرو جو وہ لایا ہے۔ اور پھر ان نظاروں کو مشاہدہ کرو جو خدا کیطرف سے اسے حاصل ہوئیں۔ اور اسکے قبول کرنے کیلئے بڑھو کیونکہ اسی میں برکت ہے۔

روکاوٹوں کو دور کرو

ایسا نہ ہو کہ تمہاری رسمیں اور عادتیں تمہارے رستہ میں روک بنیں۔ رسمیں روز بدلتی رہتی ہیں۔ اور عادتیں ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ پس کیا خدا کیلئے رسموں اور عادتوں کو نہیں چھوڑو گے؟ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کے احکام سخت ہیں اور عمل میں مشکل۔ مگر کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ خدا کی یگانگت یونہی منہ کی باتوں سے مل جائیگی؟

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا وہ خلاف عقل ہیں؟ کیا وہ فساد پھیلانے والے ہیں؟ کیا وہ سچی طہارت پیدا نہیں کرتے؟ اگر ایسا نہیں تو کیا وہ محض اسلئے کہ اسلام کے بعض احکام انکی پرانی عادتوں کے خلاف ہیں اپنے اوپر خدا کی رحمت کے دروازے بند کر لینگے؟ اور اسکی یگانگت کی رحمت کو رد کر دینگے؟ کیا قربانی کے بغیر بھی کوئی نعمت مل سکتی ہے؟ تم ایک ہی وقت میں اپنے نفس کی ادنیٰ خواہشوں کو پورا اور خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے ٭

خدا موت کے بعد ملتا ہے

سب مذاہب اس امر پر متفق ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ موت کے بعد ملتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس موت کے بعد ملتا ہے۔ جو انسان اپنے نفس پر خدا کی خاطر وارد کر لیتا ہے۔

انگلستان کے متعلق خدا نے کیا دکھایا

اے لوگو! اس بات سے مت ڈرو۔ کہ لوگ تم پر ہنسیں گے یا تم کو پاگل سمجھیں گے۔ کبھی کسی نے سچائی کو ابتدا میں قبول نہیں کیا۔ کیا ایسے لوگوں نے پاگل نہیں سمجھا۔ کیا موسےٰ کے ماننے والے اور مسیح پر ایمان لانے والے پاگل نہیں سمجھے گئے۔ مگر کیا آخر وہی پاگل دنیا کے راہنما نہیں بنے۔ میں اس خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جس پر جھوٹ بولنے والے کے متعلق تمام آسمانی کتب متفق ہیں۔ کہ وہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے دکھایا ہے۔ کہ انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں۔ اور میرے ہاتھ پر انگلستان کی روحانی فتح ہوئی ہے۔ پس آج نہیں تو کل انگلستان مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ اسلام کی طرف لوٹے گا۔ مگر مبارک وہ ہے۔ جو اس کام میں سب سے پہلے قدم اٹھاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص حق کے قبول کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ دوسرے لوگ جو اس کے پیچھے آتے ہیں۔ اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ ایمان لانے کا بھی اور دوسروں کے لئے محرک بننے کا بھی۔ پس کیا اے اہل پورٹ سمتھ جو ساحل سمندر پر بستے ہو۔ اس اجر کو جو انگلستان کے شہروں میں سے کسی نہ کسی کے قبضہ میں آنے والا ہے۔ لینے کے لئے تم آگے نہیں بڑھو گے۔ بے شک سچائی کو لوگ آہستہ آہستہ قبول کرتے ہیں۔ مگر وہ آخر غالب آکر رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود سے خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جس طرح مسیح اوّل کے بعد تین سو سال میں مسیحیت نے غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ اسی طرح تین سو سال کے اندر آپ کے سلسلہ کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ مگر وہ غلبہ پہلے غلبہ سے زیادہ مکمل ہوگا۔ کیونکہ اس وقت تو مسیحیت روم کا سرکاری مذہب بنی تھی۔ لیکن اس وقت احمدیت تمام دنیا کے قلوب پر تصرف حاصل کریگی۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

یہ بے شک غیب کی خبریں ہیں۔ مگر دنیا آپ کی ہزاروں پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھ چکی ہے۔ اور ماضی مستقبل پر گواہ ہے۔ کیا یہ عجب نہیں ہے۔ کہ آج سے چونتیس سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت جب کہ اکیلے تھے۔ یہ پیشگوئی اپنی کتاب کے ذریعہ شائع کی تھی۔ کہ آپ کی تعلیم انگلستان جلدی پہونچنے والی ہے۔ اور وہاں کے کئی لوگ اسے عنقریب قبول کرنے والے ہیں۔ اور آج تم دیکھتے ہو۔ کہ اس کے متبعین کی ایک جماعت تمام انگلستان میں صداقت کا اعلان کرتی پھرتی ہے۔ اور کئی لوگ اس وقت تک سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ پس خدا کے کاموں کو عجیب نہ سمجھو اس کی قدرت کے آگے سب کچھ آسان ہے۔

اے سچائی کے طالبو! اور اے خدا تعالےٰ سے نقار کی سچی تڑپ رکھنے والو میں اپنے تجربہ کی بنا پر آپ لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ خدا سے نقار کا ذریعہ سوائے مسیح کی اتباع کے اور کوئی نہیں۔ آج سب دروازے بند ہیں۔ سوائے اس کے دروازے کے۔ اور سب چراغ بجھے ہوئے ہیں۔ سوائے اس کے چراغ کے۔

پس اس دروازہ سے داخل ہو۔ جسے خدا تعالےٰ نے کھولا ہے۔ اور اس چراغ سے روشنی لو۔ جسے اس نے جلایا ہے۔ اور خدا کے جلال کو اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ اور اس کے قرب کو اپنے دلوں سے محسوس کرو۔

کامیابی کس طرح حاصل ہوتی ہے

ہاں یہ بات یاد رکھو۔ کہ دو کشتیوں میں پیر رکھنا کبھی فائدہ نہیں دیتا بغیر قربانی کے کوئی ایمان نفع بخش نہیں۔ جو شخص اپنے آرام اور اپنی آسائش اور اپنے وقت اور اپنی عادات اور اپنے رسوم کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتا۔ اور جو شخص یہ سب کچھ کر لیتا ہے۔ اس کو کوئی چیز تباہ نہیں کر سکتی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ تم خدا تعالےٰ کی رضا کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تم اپنی خوشیاں اپنی لذات اپنی حیثیت اپنا مال و جان ترک نہ کردو۔ اور اس کی راہ میں ہر ایک ایسی مشکل کا مقابلہ نہ کرو۔ جو تمہارے سامنے موت کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ اور اگر تم تمام مشکلات کا مقابلہ کرو۔ تو خدا تعالےٰ تم کو ایک پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں لے لیگا۔ اور تمہیں ان راستبازوں کا وارث بنائیگا۔ جو تم سے پہلے گذرے۔ اور ہر ایک برکت اور رحمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔

مشرق سے ایک راستباز

دیکھو خدا نے یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق مشرق سے ایک راستباز کو برپا کیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے وہ اپنی مرضی کو تمہارے تک لایا ہے۔ کیا میں امید کروں۔ کہ تم اسکو دلی شوق سے قبول کرو گے۔ اور اسکے پیغام کیلئے مغربی ممالک میں پہلے جھنڈے بردار ہو گے۔ اور میں تم کو اس علم کے ماتحت جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ یقین دلاتا ہوں۔ کہ سب قومیں تم سے برکت پائیں گی اور

مجلس اتحاد دہلی پر نظر

دہلی میں ۲۶ ستمبر ۱۹۲۴ء سے شروع ہو کر کئی دن تک ہندو مسلم اتحاد کی کانفرنس ہوتی رہی ہے۔ اس میں شمولیت کے واسطے آصف علی صاحب بیرسٹر کی طرف سے ایک تار مجھے قادیان میں ملا۔ اور احباب کے مشورہ اور حضرت امیر ایدہ اللہ کے حکم سے عاجز بہمراہی مولٰنا سید محمد سرور شاہ صاحب و برادرم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ۲۶ ستمبر کو صبح دہلی پہنچا۔ اور اختتام کانفرنس تک وہاں رہا۔ چونکہ راقم کو اور مولٰنا سید سرور شاہ صاحب کو اس کمیٹی میں بھی شامل کیا گیا تھا۔ جو متواتر چار دن تک رزولیوشن بناتی رہی۔ اور ہر ایک رزولیوشن کے بناتے وقت الفاظ اور ان کی ترمیم اور معانی پر بہت سی نرم اور گرم بحثیں ہوتی رہیں۔ جن میں ہم کو بھی طبعاً حصہ لینا پڑا۔ اس واسطے بہت ہی مصروفیت سے وقت گذرا اور بعض دفعہ شام کا کھانا رات کے بارہ بجے کھایا گیا۔ اور سونا ایک بجے نصیب ہوا۔ چونکہ عاجز ہندوستان سے سات سال کی غیر حاضری کے بعد گذشتہ دسمبر میں ہی واپس ہندوستان آیا ہے۔ اس واسطے میرے لئے کسی ایسے مجمع میں شامل ہونے کا پہلا موقعہ ہے۔ جہاں ہندو و مسلمان۔ لیگ۔ اور خلافت کے لیڈران سب جمع ہوں۔ سب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ تھوڑا بہت سلسلے کا ذکر بھی کئی ایک سے ہوتا رہا۔ کچھ لٹریچر بھی تقسیم ہوا ایک بات جو قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سوائے چند ایک متعصب کٹڑ کوتاہ نظر حقیقت و معرفت سے بے بہرہ ملانوں کے باقی سب

نعمت اللہ شہید

(اللہ کی رحمت ہو اس پر) کے معاملہ میں امیر کابل کے اس فعل کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہندو۔ سکھ۔ آریہ۔ جینی۔ پارسی اور مسلمان سب حیرت زدہ ہیں۔ کہ ایسی حرکت شنیعہ اس زمانہ میں ایک اسلامی ریاست سے سرزد ہوئی۔ سوامی شردھانند نے مولوی عبد الباری کا فتویٰ قتل مرتد کے متعلق پیش کرنا چاہا۔ ان کو تو اجازت نہ ہوئی مگر مولوی کفایت اللہ صاحب نے صاف لفظوں میں فرما دیا۔ کہ مرتد کا قتل کرنا اسلامی حکم ہے۔ مگر ہندوستان میں نہیں۔ کیونکہ یہاں اسلامی بادشاہ نہیں ہے۔ اس کا اثر سامعین پر جو کچھ ہوا۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ سب حیران و ششدر تھے۔ کہ یہ عجیب مذہب ہے۔ جس میں آزادی خیال کا اس بے رحمی سے خون کیا جاتا ہے۔ اور ایک شخص کو صرف اس واسطے قتل کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے مذہبی عقیدہ میں کچھ تبدیلی کی۔ خواہ وہ کیسا

ملکی قانون کا ہر طرح لحاظ رکھنے والا اور کوئی جرم کسی قسم کا کرنے والا نہ ہو۔ بہت سے اصحاب انگشت بدندان تھے اور انکے چہرے اسلام سے نفرت کا اظہار کرتے تھے جب کہ عاجز نے کھڑے ہو کر ایک مدلل تقریر کے ساتھ یہ ثابت کیا۔ کہ اسلام میں ایسا کوئی حکم نہیں۔ نہ ہند کے لئے نہ کسی غیر ملک کے لئے۔ آیت شریفہ لا اکراہ فی الدین صاف فرما رہی ہے۔ کہ ہر شخص کو دین کے معاملہ میں پوری آزادی ہے میری تقریر سے سب بشاش ہو گئے۔ اور غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی ایک گونہ تشفی ہوئی۔

ایک بات جس پر مجھے اس کانفرنس میں بہت تعجب ہوا۔ وہ وقت کی

بے قاعدگی

ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ہندوستان میں تمام سبھاؤں اور کانفرنسوں میں ایسا ہی ہوتا ہو مگر یورپ امریکہ میں ایک باقاعدگی کے دیکھنے اور پھر قادیان میں اپنے جلسوں اور کانفرنسوں میں ایک باقاعدگی دیکھنے کے بعد کم از کم میرے واسطے تعجب کا موقعہ ہوا۔ کہ ہر روز جو وقت دوسرے دن کے اجلاس کے شروع کرنے کے واسطے دیا جاتا تھا۔ اس سے ایک دو تین اور بعض دفعہ چار گھنٹہ بعد جلسہ شروع ہوتا رہا۔ اور اس دیری کے ذمہ دار زیادہ تر وہی اصحاب ہوتے رہے۔ جو لیڈروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔

اپنا مذہب ہر شخص کو عزیز ہوتا ہے۔ اور یہ محبت ہر شخص کی قابل فخر صفت ہو سکتی ہے۔ اس کانفرنس میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ اس کے ممبر اپنے اپنے مذاہب پر قائم رہنے کے باوجود دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ

رواداری مذہب

کو قائم رکھنے کے عموماً خواہش مند ہیں۔ سوائے ان چند لوگوں کے جو ہر دو طرف بہت متعصب ہیں۔ میرے خیال میں ہندو مسلم اتحاد کے واسطے اپنے اپنے مذاہب کو چھوڑنا اور ایک طرف رکھنا ضروری نہیں۔ بلکہ اپنے مذہب پر پورے طور سے چلنا اور بالخصوص اخلاقی حصہ کا عامل ہونا ہندو مسلم کو ایک دوسرے کے ساتھ انصاف و عدل کا عمل کرنا سکھائیگا۔ اور یہی بات میں نے اپنی تقریر میں وہاں بیان کی تھی۔

ایک اور ضروری بات جس کی طرف میں نے وہاں کے ممبروں کو توجہ دلائی۔ یہ تھی۔ کہ بڑی ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ کانفرنس

پبلک کو اپنے اعتماد میں لائے

کیونکہ جو لوگ کانفرنس میں موجود ہوتے ہیں۔ وہ باہر جا کر کسی سے جنگ نہیں کرتے۔ نہ مندروں کو گراتے ہیں۔ نہ مسجدوں کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مندروں اور مسجدوں کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ وہ کانفرنس میں نہیں آتے۔ پس کانفرنس کے رزولیوشن بے سود ہیں۔ جب تک کہ عوام الناس تک پہونچنے اور ان کو سمجھانے کی پوری طور پر سعی نہ کی جائے۔

اسلامی مسئلہ توحید اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب دلوں پر اثر کر رہا ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا۔ کہ اس کانفرنس کے سناتنی ممبر جو اپنے مندروں میں مورتیاں رکھتے ہیں۔ اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی مسلمانوں سے بااصرار یہ درخواست تھی۔ کہ

ہم بت پرست نہیں ہیں

ہم کو آپ لوگ اپنی تحریروں میں اور تقریروں میں بت پرست نہ کہا کریں۔ ہم لوگ موحد ہیں۔ صرف ایک خدا کو ماننے والے ہیں۔

جو ریزولیوشن اس کانفرنس میں پاس ہوئے۔ وہ اخباروں میں چھپ چکے ہیں۔ مجھے ان کے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ خلاصہ ان سب کا یہی ہے۔ کہ ہندو مسلمان ایک دوسرے کے مذہبی عقائد اور رسومات کی کوئی مخالفت نہ کریں خواہ وہ باتیں کسی کے مذہب کے خلاف ہوں۔ ہر ایک کو آزادی رہے۔ کہ جس طرح چاہے۔ اپنے مذہب کی رسومات کو پورا کرے۔ دوسروں کو اگر ان باتوں کا ہونا ناپسند نہ ہو۔ تو اس کو بزور نہ روکیں۔ بلکہ اپنی ہمسایہ قوم کے وسعت حوصلہ اور حسن اخلاق کے بھروسہ پر خاموش رہیں۔ اسی کے ذیل میں ایک ریزولیوشن

ذبح گاؤ

کے متعلق بھی تھا۔ جس پر دونوں طرف سے اقتصادی اور مذہبی دلائل پر بہت سی لمبی لمبی بحثیں ہوئیں۔ اس ریزولیوشن کے پیش کرتے ہوئے۔ ایک تجویز یہ تھی۔ کہ گائے کے ذبح کرنے کو ہندوستان میں سے رفتہ رفتہ کم کیا جائے۔ اور کم ہوتے ہوتے بالکل منہدم کر دیا جائے۔ اس پر بہت سی بحثیں ہوئیں۔ عاجز راقم نے اپنی تقریر میں عرض کیا۔ کہ مسلمان گائے کا گوشت کھائے یا نہ کھائے۔ اس سے اس کے اسلام میں فرق نہیں آتا لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اتنا بڑا وعدہ کہ مسلمان گائے کو تمام ہندوستان میں ذبح نہ کریں گے۔ ایک ایسا امر ہے۔ جو اتنی جلدی میں طے نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے واسطے یہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ کہ اس سے مسلمانوں کو کیا فائدہ اور کیا نقصان ہو گا۔ اور چونکہ اس کا تعلق ساری قوم سے ہے۔ اس واسطے بغیر اپنی قوم کے مشورے اور اہل الرائے کی رائے دریافت کرنے اور اپنے مذہبی لیڈر کی منظوری کے بغیر کم از کم میں کوئی ایسا وعدہ کرنے کو طیار نہیں ہوں۔ جس کا اثر ساری جماعت پر پڑے۔ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر کہا تھا۔ کہ یہاں جو لیڈر جمع ہیں

ان لیڈروں کو باہر کون مانتا ہے

جو مسلمان لیڈر کانفرنس میں ہیں۔ ان پر اہل اسلام کو اعتماد نہیں جو اہل ہنود لیڈر یہاں ہیں۔ ان پر باہر ہندوؤں کو اعتماد نہیں اس واسطے میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ جن پر ان کی جماعت کو اعتماد نہ ہو۔ جس جماعت کا میں نمائندہ ہوں۔ اور جس کی تعداد اس وقت دس لاکھ کے قریب ہے۔ وہ ایک باقاعدہ آرگنائزڈ۔ Organised جماعت ایک امام کے ماتحت ہے۔ جس کے فیصلہ پر سب متفقہ طور پر عملدرآمد کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہیں۔ میں جس بات کا وعدہ کروں گا۔ وہ اس نیت سے کروں گا کہ میں اس وعدہ کو پورا کروں گا۔ اور میری جماعت اس پر عملدرآمد کریگی۔ اس واسطے میں اس وقت کسی وعدہ دینے کے واسطے طیار نہیں۔ میرے بعد اور بھی تقریریں ہوئیں۔ اور آخر کثرت رائے سے یہ قرار پایا۔ کہ گائے کے ذبح ہونے کو مٹا دینے کے الفاظ کو کاٹ دیا جائے۔ اور صرف یہ الفاظ رہیں۔ کہ رفتہ رفتہ گھٹانے کی کوشش کی جائے۔ اس جگہ پر یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی کے ایام و اوقات نے اتنا

طول کھینچا

کہ ممبران کے واسطے یہ ممکن نہ رہا۔ کہ وہ تمام اوقات میں موجود رہیں صبح نو بجے سے رات دس بجے تک ایک جگہ سب کا بیٹھا رہنا ناممکن تھا۔ ضروریات نماز۔ خورد و نوش وغیرہ کے واسطے کئی اصحاب درمیان میں گھنٹوں غیر حاضر رہتے۔ بعض بہت دیر میں آتے۔ بعض جلد چلے جاتے۔ اس واسطے یہ کہنا میرے خیال میں درست ہوگا۔ کہ جو ریزولیوشن پاس ہوئے۔ وہ لفظ بلفظ تمام ممبران کی متفقہ رائے کی تائید سے نہیں ہوئے۔ یا اب ان پر عملدرآمد کرنیکے واسطے بطریق ایک وعدہ کے پابند ہوں۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں ریزولیوشنوں کا مخالف ہوں۔ جہاں جہاں میری رائے الگ تھی میں اسکو ظاہر کرتا رہا۔ اور میں اور میرے دوست ہمیشہ اس امر کے واسطے تیار ہیں۔ اور رہیں گے کہ ہندو مسلمانوں کے درمیان اتفاق اور اتحاد کی ہمیشہ کوشش کی جائے۔ لیکن غرض یہ ہے۔ کہ جن ریزولیوشنوں پر ساری قوم کو پابند کرنا ہو۔ وہ قبل از اجلاس پریس میں شائع کر کے قوم کو کافی وقت دینا چاہیئے۔ کہ لوگ ان پر پوری بحث اور غور کر لیں۔ اور نمائندے اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ مشورہ کر کے کسی نتیجہ پر پہونچ کر مجلس میں پیش ہوں۔ ورنہ باہر کی جماعتیں انپر عملدرآمد کے واسطے پابند قرار نہیں دی جاسکتیں۔

بحیثیت مجموعی

اس کانفرنس کا کام کامیاب سمجھا جاسکتا ہے پریذیڈنٹ مسٹر نہرو نے نہا

اشتہارات

آریوں کی تردید میں زبردست حربے

برگزیدہ رسول بجواب رنگیلا رسول آریوں کا کوئی اعتراض نہیں۔ جسکا جواب بیسیوں مرتبہ پہلے نہ دیا جا چکا ہو۔ اس لاجواب کتاب میں آریوں کے مصنفوں اور مشہور اہل قلم کی تحریروں اور نظموں سے بوضاحت دکھایا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ الصفات ان سب عیوب سے مبرا ہے۔ اور اس جیسا پاک اور عظیم الشان انسان دنیا میں اور کوئی نہیں گزرا۔ یہ ایک نئے طرز کی عجیب کتاب ہے۔ جسکا جواب آریوں کے پاس سوائے تسلیم اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ **قیمت ۵ر**

آئینۂ اسلام بجواب آریوں کی گندی کتاب "اسلام کی اندرونی تصویر" آریوں ہی کی مستند کتب اور تحریرات سے آریوں کے اعتراضات کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ اور اسلام کا مقدس اور صاف وشفاف آئینہ پیش کیا گیا ہے۔ **قیمت ۱۲ر**

آئینۂ سماج مسٹر گاندھی کی رائے۔ کہ آریہ لوگ دل آزار تقریریں کرتے ہیں۔ اور آریہ مذہب کی تعلیمیں غیر مہذب ہیں۔ اسکو آریوں کی مستند کتب سے ثابت کر کے آریہ مت کا مکدر اور گندہ اصلی آئینہ نکالکر پبلک کے پیش کیا گیا ہے۔ **قیمت ۸ر**

احمدی حمائل شریف مترجم

جیبی سائز پر

مع احکام الہی نشان کردہ حضرت مسیح موعود
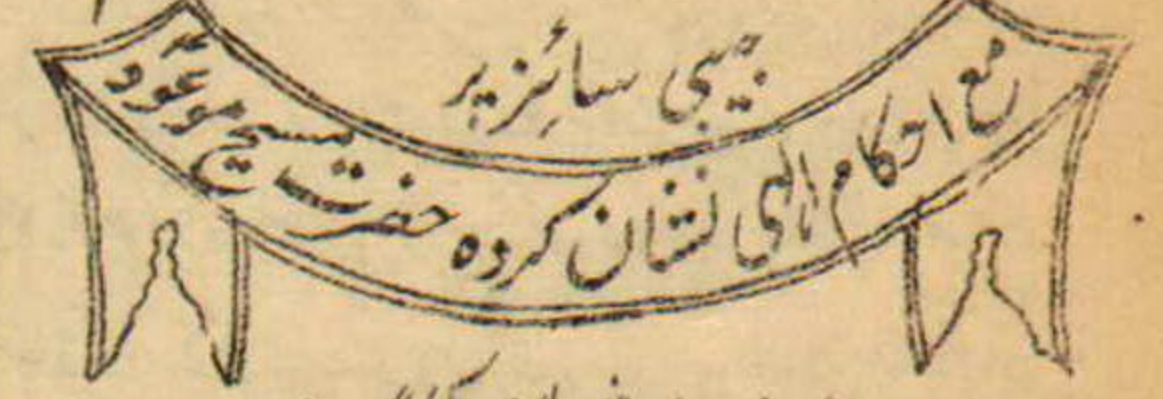
اس مترجم حمائل شریف کا اشتہار الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں احباب کے مطالعہ سے گذرا ہوگا۔ اسمیں علاوہ اور خصوصیتوں کے ایک شاندار خصوصیت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان کردہ احکام واضح کئے گئے ہیں علاوہ اسکے تفسیری نوٹ حضرت خلیفہ اول کے بھی دئے گئے ہیں۔ ترجمہ علمائے سلسلہ مولوی سید سرور شاہ صاحب و حضرت حافظ روشن علی صاحب کا مصدقہ ومسلمہ ہے۔ اب کی مرتبہ اسکی صحت اور کتابت اور طباعت کے متعلق خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ احباب اسکو دیکھ کر انشاء اللہ خوش ہونگے۔ یہ نعمت عظمے انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائیگی قیمت کا ابھی تک صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ غالباً تین روپیہ مجلد کپڑا ہوگی جنکی درخواستیں پہلے آجائیگی انکو فی حمائل ۳ر رعایت دیجائیگی پیشگی کسی سے نہیں لیجائیگی۔ درخواستیں بپتہ ذیل بہت جلد آنی چاہئیں:-

کتاب گھر قادیان

قابل قدر جرمن ادویہ

نیور الیسیتھین کی مقبولیت

چار سو بوتل ایک شہر میں

دس بڑے بڑے شہروں میں ایجنسیاں قائم ہوگئی ہیں۔

نیور الیسیتھین موتیوں کا اشتہار آپ الفضل میں پڑھتے رہے ہیں چند ماہ میں ان کی شہرت ہندوستان میں اسقدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چاروں طرف سے آرڈر چلے آتے ہیں۔ ماہ جولائی میں چھ سو بوتل وصول ہوئی جو کہ ایک ماہ کے اندر لگ گئی۔ دوائی کے ختم ہو جانیکی وجہ سے بہت سے آرڈروں کو ہمیں التوا میں ڈالنا پڑا۔ ماہ اگست میں نو سو بوتل وصول ہوئی۔ جو کہ اسوقت تک ختم ہو چکی ہے۔ کئی آرڈر ناقابل تعمیل پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہزار بوتل ماہوار منگوانیکا انتظام کر رہے ہیں لیکن خدا تعالے کے فضل سے امید ہے۔ کہ یہ تعداد بھی ناکافی ثابت ہوگی۔ کیونکہ یہ دوائی اسقدر مفید اور زود اثر ہے۔ کہ ادھر آتی ہے۔ اور ادھر نکل جاتی ہے۔ سب تازہ مال آیا ہوا ہے۔ اسلئے فوراً درخواستیں ارسال فرمائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ختم ہو جانیکی وجہ سے آپکے آرڈر کی تعمیل جلد ہی نہ ہو سکے۔ یہ دوائی ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ لیکن سردیوں میں اسکی خوراک بڑھا دینی چاہئیے۔ ان موتیوں کی تاثیر کے نئے سے نئے انکشاف ہو رہے ہیں۔ ایک معزز احمدی۔ ای۔ اے سی کام کرتے کرتے تھک جاتے تھے۔ اسکے استعمال سے انکی دماغی حالت خدا کے فضل سے بہت اچھی ہو گئی ہے۔ ایک حیدر آبادی صاحب جو درجنوں بوتلیں منگوا چکے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ مجھے اور میرے رفقاء کو اس دوائی نے معتدبہ فائدہ دیا ہے۔ ایک وکیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ کام کرتے وقت انکو بیہوشی کی حالت ہو جاتی تھی۔ اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں موتیوں کی شہرت کا باعث ہیں۔ کئی بڑے بڑے شہروں میں یہ دوائی۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں جاتی ہے۔ ایک شہر میں یہ دوائی اسقدر مقبول ہے۔ کہ اور ادویہ کے علاوہ ایک ماہ میں چار سو بوتل صرف نیور الیسیتھین کی وہاں لگی ہے۔ بنگلور۔ حیدر آباد۔ بھوپال۔ امرتسر۔ کانپور۔ مراد آباد۔ جالندھر۔ کلکتہ۔ لکھنؤ۔ پٹیالہ۔ ان تمام بڑے بڑے شہروں میں ہماری ایجنسیاں قائم ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے قصبات میں بھی ایجنسیاں ہیں جیسے گورداسپور وغیرہ۔ کئی اور فرموں کیساتھ ایجنسیوں کے متعلق خط وکتابت ہو رہی ہے۔ یہ موتی بیخوابی۔ کمزوری حافظہ کی کمی۔ ذیابطیس۔ دبلاپن۔ سل کی ابتدائی حالت۔ رگوں کے سوتے ہو جانے۔ اعصاب کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ ہاضمہ کی خرابی۔ دودھ پلانیوالی ماں کے کمزور بچے۔ اور بڑھاپے کے اثرات کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک بوتل للعہ۔ تین بوتل عہ

نواسکس اور ایوا سکس آج کل کی جدید تحقیقات علم خواص داں سے ثابت ہوا ہے۔ کہ غدودوں کے اندر ایک ایسا مادہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جو کہ اندر ہی اندر جذب ہو کر انسان کی قوت نامیہ کو بڑھاتا ہے۔ اسکی طاقت کو قائم رکھتا ہے اسے صحت اور زندگی کا لطف اٹھانے کی طاقت بخشتا ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ غدودوں کے اندرونی رشحات سے بڑے کیمیاوی تجارب کے بعد یہ دوائی بنائی گئی ہے۔ اسلئے بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج ہے۔ اول الذکر مردوں کی بیماریوں کا علاج اور موخر الذکر عورتوں کی۔ اسکے بعض اثرات کا الفضل جیسے معزز پرچہ میں اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے بذریعہ خط وکتابت آپ دریافت کر سکتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ بڑی خوراک تین ہفتہ عـہ۔ چھوٹی ڈبیہ خوراک ۱½ ہفتہ سے

ہاضمہ کا نمک یہ نمک قبض اسہال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کے دردوں۔ بخار۔ پرانے نزلہ۔ کمر درد۔ سوء ہضمی کیلئے از بس مفید ہے۔ کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام یورپ وامریکہ میں مشہور ہے۔ اسکا نام ایچ بی۔ ڈی سالٹ ہے۔ اور قیمت فی بوتل عہ۸ر

کالی کلوریم زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۸ر
" بڑی ٹیوب ۱۲ر

ڈوسن ڈانٹ منہ اور دانتوں کے صاف رکھنے اور بیماری کے روک تھام رکھنے کیلئے نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت فی ٹیوب چھوٹی ۸ر اور بڑی ۱۲ر

نیزہ ٹور نزلہ روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین دفعہ سونگھنے سے پہلے نزلہ کے بار بار کے دورے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔
قیمت فی آلہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی

قادیان ضلع گورداسپور

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اعلان فروخت مکان

ایک عالیشان مکان دو منزلہ بعمارت پختہ جو ایک کنال زمین میں ہے۔ جسکے اندر چاہ شیریں اور غربی جانب بارہ دری بالاخانہ نہائیت وسیع معہ غسل خانہ و پاخانہ اور نیچے ایک دالان بغلوں میں دو کوٹھڑیاں آگے برآمدہ جسکے ستون پتھر کے خوشنما ایک باورچی خانہ و پاخانہ۔ ڈیوڑھی و صحن کشادہ۔ شرقی جانب ایک بالاخانہ معہ غسلخانہ و پاخانہ۔ و باورچی خانہ و صحن اور ایک کوٹھڑی۔ نیچے اُسکے ایک نشست گاہ۔ دو کوٹھڑیاں معہ صحن و پاخانہ جنوبی جانب اسکے مویشی خانہ گرما و سرما کے کارآمد۔ غربی جانب بیرونی سڑک پر دو دوکانیں۔ مکان کے تین طرف راستے۔ مشرق میں پندرہ فٹ کی اور مغرب میں ۳۵ فٹ کی سڑک شمال میں ۵ فٹ کا کوچہ مکان کے دروازے تینوں طرف ہیں۔ یہ مکان محلہ دارالفضل میں لب سڑک واقع ہے ۱۶-۱۹۱۵ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اب فروخت ہونیوالا ہے جو صاحب خریدنا چاہیں۔ خود آکر یا کسی اپنے معتبر موجودہ قادیان کی معرفت ملاحظہ کرلیں بعد پسندیدگی تین ممبروں سے قیمت کا فیصلہ کرالیا جائیگا۔ خط و کتابت بپتہ ذیل سے کریں۔

ایڈیٹر اخبار فاروق - قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار عام

زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج درجہ چہارم تحصیل کھمبہ ضلع ملتان

فتح چند ولد دیالداس ذات کھتری سکنہ دربہ خاص تحصیل مدعی | بنام | ہودونہ رام ولد ٹکایا رام ذات سکنہ حسن شاہ دا سکھاشاہ تحصیل کھمبہ مدعا علیہ

دعوٰے مبلغ سالم اصل بروئے

رہن نامہ رجسٹری شدہ

اشتہار ہودونہ رام ولد ٹکایا رام ذات پنجہ سکنہ حسن شاہ دا سکھاشاہ تحصیل کھمبہ - مدعا علیہ

بذریعہ اشتہار ہذا اشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ہودونہ رام مدعا علیہ اس مقدمہ میں بتاریخ ۲۱ / ۱۱ / ۲۶ عدالت ہذا حاضر نہیں ہوگا۔ تو اُس کے برخلاف کاروائی یکطرفہ کا حکم دیا جائیگا۔ آج بثبت دستخط میرے اور مہر عدالت جاری ہوا۔

۲۳ / ۹
۱ / ۱۰ / ۲۶

(دستخط بحروف انگریزی)

سب جج درجہ چہارم کھمبہ

قادیان میں مکان بنانیکے خواہشمند احباب

قادیان کی پرانی آبادی اور نئی آبادی میں سکنی اراضی خریدنے کیلئے خاکسار سے خط و کتابت فرماویں - محلہ دارالرحمت کے نقشہ میں بھی چند کنال اراضی کی زیادتی کی گئی ہے - لہذا جو احباب اس محلہ میں زمین حاصل کرنیکی خواہش رکھتے ہیں - ان کے لئے موقعہ ہے - نور ہسپتال کے سامنے بھی کچھ اراضی قابل فروخت ہے۔ فقط والسلام :-

(خاکسار مرزا بشیر احمد)

اپنی پیاری آنکھوں کی حفاظت کرو

ہمارا مشہور و معروف موتیوں کا سرمہ - ضعف بصر - ککرے - خارش چشم جلن - پھولا - جالا - پانی بہنا - دھند - غبار - ابتدائی موتیا بند - غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے - اسکا روزانہ استعمال عینک سے نجات دلاتا - آنکھوں کو سکھی اور بیماری سے محفوظ رکھتا ہے - قیمت فی تولہ ۲ محصولڈاک علاوہ - لاکھوں شہادتوں کی ایک شہادت ملاحظہ ہو۔

جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی شہادت

مکرم و معظم علامہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مبلغ بلاد یورپ و جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ فرماتے ہیں کہ آپکا موتیوں کا سرمہ بیٹے لگروں کے واسطے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔

ملنے کا پتہ { مینجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ - نور بلڈنگ - قادیان ضلع گورداسپور -

اشتہار

تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قادیان

تمام اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ایسوسی ایشن ہذا کے ممبر بن جاویں - اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں

(۱) نئے اور پرانے طلباء اور اُستاد صاحبان ہائی سکول کے باہمی تعلقات کو مضبوط کرنا - (۲) سکول کی بہتری اور اس کو کالج تک پہنچانیکی کوشش کرنا - (۳) احمدیت کی اشاعت کرنا اور جماعت کے اندر تعلیم پھیلانا (۴) اولڈ بوائز لاج قائم کرنا - جسمیں اولڈ بوائز آکر ٹھہرا کریں - چندہ ممبری یکروپیہ سالانہ ہے - امید ہے - کہ احباب پوری دلچسپی لینگے - اور اپنے پتوں سے مجھے اطلاع دینگے۔

والسلام - گل محمد خان بی اے علیگ جنرل سکرٹری -

الفضل کو آجکل کم ازکم بیس ہزار آدمی پڑھتا ہے - اشتہار کا اچھا موقعہ ہے ۔

دنیا میں بینظیر تحفہ حب اٹھرا / اٹھرا کیا ہے -

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں - یا مردہ پیدا ہوں - یا وقت سے پہلے حمل گرجاتا ہو - اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں - اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں - اس مرض کیلئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے - یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں - یہ ان گھروں کا چراغ ہیں - جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا تھے - وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں - ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت - اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا - صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہوکر طبعی عمر پانیوالا - والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوگا -

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۶ تولہ خرچ ہوتی ہے جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ عہ لیا جائیگا -

المشتہر - عبدالرحمن کاغانی
دواخانہ رحمانی - قادیان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

:- سرمۂ نور :-

برسوں کی دھند - غبار - جالا - پھولا - دنوں کے استعمال سے اور نظر کا تھک جانا - خارش وغیرہ وغیرہ دنوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے - اور اسکا روزانہ استعمال آئیندہ اچانک پیدا ہوجانے والی امراض سے محفوظ رکھتا ہے - قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

جوارش عنبری

نہائیت قیمتی و ہر دلعزیز اجزاء یعنی
مشک خالص - ورق طلاء - نقرہ - مرجان - فولاد
وغیرہ وغیرہ سے تیار کیجاتی ہے -

اسکے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں - دماغی محنت اور جسمانی تکان کو دُور کرکے ازسرنو چستی پیدا کرکے کام کے لائق بنادیتی ہے - معدہ کو قوت دیتی اور بھوک خوب لگاتی ہے دودھ گھی کو ہضم کرکے رنگت چہرہ کو سُرخ کمزور کو توانا - لاغر کو فربہ - حافظہ کو قوی - عقل کو تیز کرتی ہے اور لطف یہ کہ عورتوں مردوں بوڑھوں سب کیلئے مفید ہے - (نوٹ) پورے فوائد فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمالیں) قیمت پانچ تولہ چار روپے (للعہ) ادویات علاوہ محصولڈاک -

مینجر شفاخانہ رفیق حیات - قادیان - پنجاب

مختصر ضروری خبریں

الہ آباد میں ہندو مسلم فساد کٹنہ الہ آباد کا اعلان ہے۔ کہ شدھی وسنگٹھن نے قوموں کے تعلقات بگاڑ دیئے ہیں۔ گذشتہ جلوس میں ہندو مسلمانوں نے بڑی تعداد میں اسلحہ ہمراہ رکھے۔ اور اس بارہ میں ایک نے دوسرے کو مات کرنے کی کوشش کی ستمبر میں لوگوں نے آتشین اسلحہ اور گولا بارود بہت خریدا۔ لکھنؤ وشاہجہانپور کے فسادات نے الہ آباد میں تعلقات زیادہ کشیدہ کر دیئے۔ جہلم بخیریت گذر گیا۔ رام لیلا کے خاتمہ کے قریب فساد شروع ہو گیا۔ مسلمانوں نے جلوس سے آتے ہوئے ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد انتقامی حملے ہوئے۔ بعض ہندوؤں نے سبزی منڈی لوٹنے کی کوشش کی۔ مگر ان کو روک دیا گیا۔ کئی جگہ فساد ہوا۔ اور وہاں دوکانیں بند رہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسلحہ نہ رکھنے کا حکم دیا۔ اور اعلان کیا کہ گھبراہٹ اور بدظنی پھیلانے کی افواہوں کے مشہور کرنے میں سزا دی جائیگی۔ بدمعاشوں نے راہگیروں پر حملے کئے۔ ہندو مسلمانوں نے کئی مقامات میں سنگباری کی۔ ایک ہندو نے تین مسلمان بندوق سے زخمی کئے۔ جس سے جوش بڑھا۔ مسلمانوں نے میراں پور میں ہندو مکانات پر دھاوا کیا۔ ۸ آدمی مارے گئے۔ ۱۰۷ زخمی ہوئے۔ زیادہ تر زخمی نوکدار اسلحہ سے ہوئے ہیں۔ کاف گھر میں بدمعاش مندر میں گھس گئے۔ اور بتوں کو ٹھوکریں مار کر بھاگ گئے۔

گورو کے باغ کی اراضی امرت سر ۹ ر اکتوبر۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے امرت سر کے ریونیو اسسٹنٹ (معاون محاصل) کی عدالت میں یہ درخواست گذاری ہے۔ کہ گورو کے باغ کی اراضی کی نسبت جو ڈگری مہنت کے حق میں دی جا چکی ہے۔ اس کو منسوخ کر دیا جائے۔ مہنت پربندھک کمیٹی کی اس درخواست کی مخالفت کر رہا ہے۔ ۲۲ ر اکتوبر قلمبندی شہادت کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اس اثناء میں مہنت کے حق میں ڈگری کا اجرا ملتوی قرار دیا گیا ہے۔

گورو کے باغ اور ننکانہ میں مورچہ نہیں لگیگا سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے۔ کہ امرت سر اور لاہور میں یہ افواہ زوروں سے پھیل رہی ہے۔ کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ننکانہ صاحب اور گورو کا باغ میں مورچہ لگانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

آگرہ میں سیلاب جمنا سے تباہی کل آگرہ میں نہایت خوفناک سیلاب آیا۔ بیلن گنج بالکل تہ آب ہو گیا ہے۔ دریا دو میل چوڑا ہو گیا۔ بہت سے گھر گر گئے۔ اور سینکڑوں پختہ مکانات پانی میں آ گئے ہیں۔ مال کا بہت بھاری نقصان ہوا ہے۔

گورو کل کانگڑی کی تباہی مہاشہ شردھانند جی نے اخبارات میں اعلان کیا ہے۔ کہ گورو کل کانگڑی جو قومی تعلیم کا ایک تجربہ گاہ تھا۔ گنگا کی طغیانی کی نذر ہو گیا ہے۔ اور سوائے لائبریری۔ سائنس لیبوریٹری کالج کے طلباء کے پڑھنے کے کمرے۔ دیگر تین کمروں کے سوا جملہ عمارات جن کی قیمت ایک لاکھ سے زائد ہے۔ خاک میں مل گئی ہیں۔ علاوہ بریں دیگر اشیاء کا ذخیرہ جس کی قیمت پچاس ہزار کے قریب ہوگی معہ چھاپہ خانے کے سامان کے سب بہ گیا ہے۔ اس وقت اس سنستھا کو دوبارہ جلد آباد کرنے کے لئے دو لاکھ سے زائد روپوں کی ضرورت ہوگی۔ پچیس سال کی محنت استقلال اور رغبت سے کیا ہوا کام قدرت نے مٹی کر دیا۔

گاندھی جی کو گائے کا ہدیہ گاندھی جی کا فاقہ ختم ہونے پر جن لوگوں نے ان کی خدمت میں نذرانے پیش کئے۔ ان میں مسٹر محمد علی بھی ہیں جنہوں نے گائے نذر کی۔

ایک سو سادھو غرق آب ہمعصر ملاپ لکھتا ہے۔ کہ ۲۸ ر ستمبر کی بارش سے گنگا میں بہت پانی آ گیا۔ دریا کے نزدیک کا باغیچہ اور گئوشالہ کی عمارات بہ گئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک صد سادھو بہ گئے۔

جبل پور میں فساد دہلی ۱۱ ر اکتوبر۔ جبل پور کا ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چہار شنبہ کو وہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں بہت سے اشخاص مجروح ہوئے۔ بعض کے خفیف زخم آئے۔ اکے دکے آدمیوں پر حملے ہوئے ہیں۔ صورت اصلاح پذیر ہے۔ فساد کی تفصیلات ابھی موصول نہیں ہوئیں۔

ابن سعود کا پیغام صدر جمعیتہ مرکزیہ خلافت کو حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ آپ کے تار کے جواب میں میں آپ کی اس شفقت خلافت کمیٹی کے نام و محبت اور حمیت و ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو آپ مسلمانوں اور عربوں کے ساتھ رکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے ایسی ہی امید تھی۔ لیکن جن واقعات کا آپ نے اپنے تار میں ذکر کیا ہے۔ وہ محض اخبارات کی مبالغہ آرائیاں اور رنگ آمیزیاں ہیں۔ میں حسین اور اس کے بیٹے کو ان کا مادی اور اخلاقی طور پر مجرم قرار دیتا ہوں۔

مسٹر ڈی ولیرا کا اعلان لنڈن ۱۲ ر اکتوبر۔ مسٹر ڈی ولیرا نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کے آئندہ انتخابات میں السٹر کی نشستوں کے متعلق جمہوریت پسند بھی امیدوار ہونگے۔ تاکہ قوم کو موقع ملے۔ کہ وہ آئرلینڈ کی تقسیم کے خلاف اپنی رائے ظاہر کر سکے۔ کامیاب امیدوار انگریزی پارلیمنٹ میں شرکت نہ کرینگے۔

عورتوں کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش لنڈن ۱۰ ر اکتوبر۔ آزاد خیال۔ قدامت پسند مزدور جماعت تینوں کے تینوں فریق ایک دوسرے سے چڑھ کر اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ عورتیں اپنا ووٹ اس کو دیں۔

شریف مکہ جدہ میں جدہ ۹ ر اکتوبر۔ شاہ حسین مکہ سے یہاں آ پہونچے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ آپ کل حجاز کو الوداع کہکر کسی غیر معلوم منزل مقصود کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔

ترکی برطانی جنگ کا خطرہ لنڈن ۱۴ ر اکتوبر۔ اخبار ٹائمز رقمطراز ہے۔ کہ اگرچہ حکومت برطانی ترکی جواب کے مصالحانہ لب ولہجہ کو تسلیم کرتی ہے۔ لیکن غالباً وہ اس جواب کو اطمینان بخش یا قطعی جواب سمجھ کر منظور نہ کرے گی۔ کیونکہ ترکی حکومت نے متعدد مرتبہ وعدہ کیا۔ کہ وہ مجلس اقوام کی کونسل کے فیصلہ کی پابندی کریگی۔ لیکن ترکوں کے خلوص اور پابندی عہد کا کوئی عملی ثبوت نہیں ملا۔ علاوہ ازیں یہ امر معلوم ہے۔ کہ حکومت انگورہ نے خفیہ طور سے مصالحانہ طرز عمل کو پسند نہ کیا جو شہر وں نے جنیوا میں سرحد عراق کے مسئلہ کے متعلق ظاہر کیا تھا۔

امیر علی کی جدوجہد جدہ ۱۳ ر اکتوبر۔ منتظم کیا گیا ہے کہ معزول شریف حسین ۱۵ ر اکتوبر سے پہلے رخصت نہ ہوگا۔ اس کی منزل مقصود تاحال نامعلوم ہے۔ اس کی روانگی میں تاخیر ہونے سے اہل ملک پریشان ہو رہے ہیں۔ امیر علی نے وہابیوں کے ذمہ وار لیڈروں کو پیام بھیجا ہے۔ کہ وہ گفتگو کرنے پر تیار ہیں۔ وہ پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ طائف میں جو نام نہاد قتل عام ہوا تھا۔ ایسا واقعہ مکہ میں نہ ہو۔

انخلائے مکہ معظمہ قاہرہ ۱۳ ر اکتوبر کہا جاتا ہے۔ کہ وہابیوں نے (امیر علی) سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور وہ مکہ کی طرف بڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ شاہ امیر علی اور اس کی حکومت مقام بحری کو چلے گئے۔

بھونچال کی اطلاع شملہ ۱۳ ر اکتوبر ۹ بجکر ۴۲ منٹ پر یہاں بھونچال کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ اور کئی سیکنڈ تک جاری رہا۔ یہ جھٹکا لاہور میں بھی محسوس ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے مکانوں کو خاص جنبش ہوئی تھی۔ سنا جاتا ہے۔ کہ بہت برسوں کے بعد اتنے زور کا جھٹکا محسوس ہوا ہے۔

(باہتمام عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)